Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Supervisor–Scholar Relationship: An Analytical Study in the Light of the Prophetic Biography (Sīrah al-Ṭayyibah ﷺ)

معلم و متعلم (Supervisor & Scholar) کے باہمی تعلقات: سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. **Mazhar Hussain (Corresponding Author)**
   Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan, 29050, KPK, Pakistan.
   Email: **khakimarwat786@gamil.com**
2. **Dr. Muhammad Ahmad Zuberi**
   Assistant Professor, Dawah Academy, International Islamic University, Islamabad, Pakistan.
3. **Ezaz Rasool Tariq**
   M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, Dera Ismail Khan, 29050, KPK, Pakistan.

Citation

Hussain, Mazhar, Dr. Muhammad Ahmad Zuberi and Ezaz Rasool Tariq." Supervisor–Scholar Relationship: An Analytical Study in the Light of the Prophetic Biography (Sīrah al-Ṭayyibah ﷺ)."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 673−685.

Submission Timeline

Received: Feb 12, 2025
Revised: Mar 02, 2025
Accepted: Mar 11, 2025
Published Online: April 13, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Supervisor–Scholar Relationship: An Analytical Study in the Light of the Prophetic Biography (Sīrah al-Ṭayyibah ﷺ)

معلم و متعلم (Supervisor & Scholar) کے باہمی تعلقات: سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

☆ مظہر حسین ☆ ڈاکٹر محمد احمد زبیری ☆ اعزاز رسول طارق

Abstract

In Islam, the pursuit and dissemination of knowledge is regarded not only as an intellectual endeavor but also as an act of worship and a spiritual duty. The Holy Qur'ān highlights the elevated status of scholars, emphasizing the centrality of knowledge in individual and collective reform. Within this framework, the relationship between teacher and student, particularly in research supervision, occupies a vital position. The teacher functions not only as an academic guide but also as a moral mentor, while the learner seeks truth with sincerity, dedication, and humility. The Prophetic model (Sīrah al-Ṭayyibah ﷺ) provides exemplary guidance in this regard, as the Prophet ﷺ designated special teaching sessions for women and encouraged their participation in knowledge-seeking, while Hazrat ʿĀʾishah (RA) contributed extensively to the intellectual training of both women and men. These precedents underline the principles of modesty, respect, and transparency as the foundation of supervision. In the modern era, with the increasing participation of women in higher education and research, supervision requires greater sensitivity and adherence to Islamic ethical standards. Islamic universities today implement policies such as separate facilities, open-office systems, and joint supervision to preserve an environment of dignity and academic integrity. The Seerah further illustrates an ideal supervisory model, as seen in the Prophet's ﷺ guidance to his companions, including Hazrat Muʿādh bin Jabal (RA) and Hazrat ʿAbdullāh ibn ʿAbbās (RA). This study argues that if supervision is shaped according to Qur'ān and Sunnah, it ensures not only quality research but also contributes to moral development, social reform, and academic credibility.

Keywords: Teacher–Student Relationship, Islamic Knowledge, Prophetic Model, Women's Supervision, Academic Integrity, Research Guidance

تعارف موضوع

اسلام میں علم کا حصول اور اس کی ترویج محض ایک دنیوی سرگرمی نہیں بلکہ ایک عظیم عبادت اور روحانی ذمہ داری ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اللہ اُن لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا"۔ یہ آیت علم کی عظمت اور اہلِ علم کی قدر و منزلت کو واضح کرتی ہے۔ علم کی اس قدر و قیمت کے پیشِ نظر تحقیق کے عمل میں معلم اور متعلم کا باہمی تعلق نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ معلم تحقیق کے سفر میں نہ صرف راہنما بلکہ مربی اور اصلاح کرنے والا کردار ادا کرتا ہے جبکہ متعلم سچائی، محنت اور اخلاص کے ساتھ علم کے حصول کا طلبگار

☆ پی ایچ ڈی اسکالرز، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، 29050، خیبر پختونخوا، پاکستان۔
☆ اسسٹنٹ پروفیسر، دعوہ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔
☆ ایم فل اسکالرز، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گومل یونیورسٹی، ڈیرہ اسماعیل خان، 29050، خیبر پختونخوا، پاکستان۔

ہوتا ہے۔ عصرِ حاضر میں خواتین کی سپروائزری ایک نہایت اہم اور حساس پہلو ہے، کیونکہ اعلیٰ تعلیم اور تحقیق میں خواتین کا کردار تیزی سے بڑھ رہا ہے اور وہ مختلف علمی شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ خواتین متعلم کو تحقیق کی راہنمائی فراہم کرنا معلم کی بنیادی ذمہ داری ہے، لیکن یہ تعلق ہمیشہ اسلامی اصولوں، خصوصاً پردہ، حیا، عزت اور شفافیت پر مبنی ہونا چاہیے۔ سیرتِ طیبہ اس حوالے سے راہنمائی فراہم کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواتین کے لیے خصوصی اوقات میں علمی نشستیں مقرر فرمائیں" صحیح بخاری، کتاب العلم" تاکہ وہ آزادی اور اعتماد کے ساتھ دینی و علمی مسائل پوچھ سکیں، جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ صرف خواتین بلکہ مرد صحابہ کو بھی تعلیم و تربیت دی، جو راہنمائی کا ایک عملی اور شفاف نمونہ ہے۔ موجودہ دور میں اسلامی یونیورسٹیوں نے بھی اسی اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے خواتین کے لیے علیحدہ ڈپارٹمنٹس، اوپن آفس پالیسی اور مشترکہ نگرانی جیسے اصول اپنائے ہیں تاکہ علمی ترقی کے ساتھ ساتھ حیا و پاکیزگی کا ماحول بھی قائم رہے۔ سیرتِ طیبہ ہمیں اس تعلق کی بہترین عملی مثال بھی فراہم کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ کی تعلیم و تربیت میں وہی اسلوب اپنایا جو ایک مثالی معلم اور راہنما کے لیے ضروری ہے، آپ ﷺ ان کی اصلاح فرماتے، ان کے سوالات کے جوابات دیتے، غلطیوں پر نرمی اور حکمت کے ساتھ متوجہ کرتے اور ان کی صلاحیتوں کو جِلا بخشتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی علمی سرپرستی، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تحقیق پسندی، اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجنے کے وقت دی جانے والی ہدایات یہ تمام مثالیں اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ اسلامی تناظر میں معلم اور متعلم کا تعلق محض رسمی یا اداری نہیں بلکہ ایک اخلاقی، روحانی اور ہمہ جہتی رشتہ ہے۔ عصرِ حاضر میں، جب تحقیق اور سپروائزری کا نظام یونیورسٹیوں اور تحقیقاتی اداروں کا بنیادی جزو بن چکا ہے، اس تعلق کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ خواتین متعلم کی معلم کے معاملے میں، یہ ضروری ہے کہ معلم اسلامی اصولوں کے مطابق راہنمائی فراہم کرے تاکہ علمی ترقی کے ساتھ حیا، اعتماد اور عزت نفس بھی قائم رہے۔ اگر معلم اور متعلم دونوں اپنے تعلقات کو قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق استوار کریں تو یہ نہ صرف اعلیٰ معیار کی تحقیق کا ذریعہ بنے گا بلکہ معاشرتی اصلاح اور علمی امانت داری کی ضمانت بھی فراہم کرے گا۔

مبحث اول: علم کی اہمیت اور سیرت طیبہ میں تعلیمی راہنمائی

علم کے ذریعے آدمی ایمان و یقین کی دنیا آباد کرتا ہے، بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے، بروں کو اچھا بناتا ہے، دشمن کو دوست بناتا ہے، بے گانوں کو اپنا بناتا ہے اور دنیا میں امن و امان کی فضا پیدا کرتا ہے۔ علم کی فضیلت و عظمت، ترغیب و تاکید مذہب اسلام میں جس بلیغ و دل آویز انداز میں پائی جاتی ہے اس کی نظیر اور کہیں نہیں ملتی، تعلیم و تربیت، درس و تدریس تو گویا اس دین برحق کا جزو لاینفک ہو۔ کسی بھی ملک و قوم کی ترقی و خوشحالی کا دارومدار تعلیم پر ہی ہوتا ہے، جس ملک و قوم میں تعلیم کو اہمیت دی جاتی ہے وہ ہمیشہ زندگی میں لوگوں پر اور ان کے دلوں پہ راج کیا کرتے ہیں۔ اسلام میں بھی علم کو بہت اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ علم کے کمالات میں سے ایک کمال یہ ہے کہ انسان کو جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر علم و آگاہی کی روشنی میں لاتا ہے اور بنی آدم کو شعور و فہم بخشتا ہے، اور انسان کو جب یہ تمیز ہو جاتی ہے تو دیوانہ وار کامیابیوں کی طرف لپکتا ہے۔([1])

اسلام میں حصول علم کو بہترین عمل قرار دیا گیا ہے۔ خداوند متعال نے قرآن کریم میں سب سے پہلے پڑھنے، علم اور کتابت سے اپنے کلام کا آغاز کیا ہے۔ کیونکہ علم انسان کو سعادت و تکامل کا راستہ بتاتا ہے اور اسے قوی و توانا بنا دیتا ہے تاکہ وہ اپنے مستقبل کو اپنی خواہشات کے مطابق بہتر بنا سکے۔

[1]. Ibn Hishām, ‘Abd al-Malik, *Al-Sīra al-Nabawiyya* (Bayrūt: Dār al-Ma‘rifa, 1994.), 1:200–201.

نبی کریم ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ علم حاصل کی ترغیب دلاتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ میں آیا ہے کہ آپ جنگ بدر کے بعد ہر اس اسیر کو جو مدینہ کے دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھاتا تھا آزاد کر دیتے تھے۔ اس عمل سے اسلام اور پیغمبر اکرم ﷺ کی نظر میں تعلیم کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ آپ تمام علوم کو اہمیت دیتے تھے، چنانچہ آپ نے اپنے بعض صحابیوں کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ معروف حدیث سے بھی جس میں آپ نے فرمایاہے کہ علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں چین جانا پڑے، اسلام میں تعلیم کی اہمیت کا پتہ چلتاہے، حصول علم کے بارے میں آپ کی ترغیب اور تاکید سبب بنی کہ مسلمانوں نے بڑی سرعت وہمت کے ساتھ علم حاصل کیا اور جہاں بھی انھیں علمی آثار ملتے تھے اس کا ترجمہ کرڈالا۔ اس طریقے سے یونانی، ایرانی، رومی، مصری، ہندی اور بہت سی دوسری تہذیبوں کے درمیان رابطے کے علاوہ تاریخ انسانیت کے عظیم تہذیب وتمدن کو اسلامی تہذیب وتمدن کے نام سے خلق کرلیا۔

1۔ موضوع کا تعارف اور علم کی اہمیت

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد بلاشبہ کوئی نبی نہیں۔ آپ نے محض 23 برس کی مدت میں پیغام الٰہی کو مکمل طور پر انسانیت تک پہنچا دیا اور صحابہ کرام کی کوششوں اور قربانیوں سے دین اسلام دنیا کے گوشے گوشے کو منور کرنے لگا۔ ذرائع ابلاغ کے نہ ہونے اور آج کی جدید مواصلاتی سہولیات کی عدم موجودگی میں یہ سب کیسے ممکن ہوا۔ اِس ضمن میں سب سے بڑا کردار آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ اور تبلیغ دین کا وہ انداز ہے جو آپ کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ نے معلم بنا کر مبعوث فرمایاہے۔ چنانچہ آپ ﷺ ایسے موثر اور مکمل معلم تھے کہ آپ ﷺ سے علم کی روشنی پانے والے بھی روشنی کا یہ سلسلہ آگے بڑھاتے چلے گئے۔ اعلان نبوت کے ساتھ ہی حضور ﷺ نے علمی مراکز قائم کرنے کا آغاز کیا جہاں نہ صرف نو مسلم صحابہ کرام کو تعلیم دی جاتی بلکہ اُن کی زندگی میں روزمرہ عادات واطوار اور ایک دوسرے کے ساتھ معاملات کے سلسلے میں راہنمائی فراہم کی جاتی۔

2۔ قرآن وسنت میں علم کی فضیلت

قرآن اور سنت میں علم کی اہمیت کو بہت زیادہ اجاگر کیا گیا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بار بار علم کی فضیلت کو بیان کیا ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "قُل رَبِّ زِدۡنِي عِلۡمٗا" یعنی "اے میرے رب، میرے علم میں اضافہ کر۔" یہ آیت علم کی طلب کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ دعا کرنے کی ترغیب دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے علم میں اضافہ کرے۔

اسی طرح قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "يَرۡفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡعِلۡمَ دَرَجَٰتٖ" یعنی "اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور جنہیں علم دیا گیا ہے، درجات بلند فرماتا ہے۔" اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علم کا حصول انسان کو اللہ کے نزدیک بلند درجات تک پہنچاتا ہے۔ سنت میں بھی علم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

"مَنْ سَلَكَ طَرِيقا يَبْتَغي فيه عِلما سَهَّل الله له طريقا إلى الجنة"(2)

"جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے"

ان آیات اور حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن اور سنت میں علم کا حصول نہ صرف ایک اخلاقی ذمہ داری ہے بلکہ یہ انسان کی روحانی اور دنیاوی فلاح کے لیے بھی ضروری ہے۔

---

[2] -Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, Jāmiʿ al-Tirmidhī (Bayrūt: Dār al-Fikr, n.d.), Kitāb al-ʿIlm, Bāb mā jāʾa fī Faḍl Ṭālib al-ʿIlm, Ḥadīth 2646.

3۔ سیرت طیبہ میں تعلیمی و تحقیقی راہنمائی کے نمونے

سیرت طیبہ ایک کامیاب استاد کے لئے لازمی قرار دیتی ہے کہ وہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر تعلیم کے کام کو انجام دیں تا کہ طلبہ کو پوری بات باآسانی سمجھ میں آسکے اور اس کو سبق کے استحضار میں سہولت ہو کیونکہ رسول اکرم ﷺ بات کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے بات کو دو یا تین بار دہرایا کرتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی گفتگو فرماتے تو درمیان میں وقفہ فرماتے اور بات کو کھول کھول کر بیان کرتے تاکہ وہ بات سننے والے کے ذہن میں اتر جائے۔ ایک مثالی استاد کی گفتگو فصاحت و بلاغت سے لبریز ہونی چاہئے موضوع کی مکمل تفہیم کے لئے الفاظ کا انتخاب، مختصر جملوں کے علاوہ جملوں کی خاص ترکیب سے طالب علم کسی بھی الجھن اور مغالطے سے محفوظ رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو تمام عرب "افصح العرب" کہتا تھا اور آپ ﷺ کی گفتگو کی تاثیر کا قائل تھا۔ آپ ﷺ کو جوامع الکلم سے نوازا گیا تھا۔(3)
اساتذہ کو چاہئے کہ وہ طلبہ کے سوالات کا تحمل سے سامنا کریں اور بہت ہی تحمل صبر اور دانش مندی سے طلبہ کے سوالات کے جوابات دیں ان کو مذاق اور اپنے عتاب کا نشانہ نہ بنائیں۔ دینا کی سب سے معظم و برگزیدہ شخصیت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر زنا کی اجازت طلب کرتا ہے۔ قربان جائیے معلم انسانیت پر کہ آپ کی پیشانی پر کوئی شکن تک نہیں ابھری اور آپ نے بڑے صبر و تحمل سے فرمایا کہ کیا تم اجازت دے سکتے ہو کہ کوئی شخص تمہاری ماں، بہن، بیوی یا بیٹی سے زنا کرے اس نے کہا کہ ہرگز میں اجازت نہیں دے سکتا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس کسی خاتون سے وہ منہ کالا کرے گا وہ بھی کسی کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی ہے اسی لئے تم اپنے آپ کو اس گناہ سے روک لو۔
گناہ کی رغبت رکھنے والا آپ کی تعلیم کے نتیجے میں زنا جیسے خبیث گناہ سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ دعویداران علوم نبوت کو چاہئے کہ وہ سرکار ﷺ کی اس سنت کو اپنی تدریسی اور تعلیمی کاز میں بروئے کار لائیں اور طلبہ کے اوٹ پٹانگ اور معصوم سوالات پر مشتعل نہ ہوں اور ان کو تشدد اور تمسخر کا نشانہ نہ بنائیں اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کریں اور طلبہ کی صحیح رہبری کریں اور دل آزاری سے اجتناب کریں۔ دل آزاری سے پرہیز لازمی ہے کیونکہ دل آزاری کے باعث طلبہ ڈھیٹ اور گستاخ بن جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کو جب کوئی بات یا کسی کا کوئی فعل ناگوار گذرتا تو آپ ﷺ ناگوار بات کہنے والے شخص کا نام لیے بغیر فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا کام کرتے ہیں اور فرماتے کہ وہ بہت ہی اچھا آدمی ہے اگر یہ کام چھوڑ دے۔ آپ ﷺ کے اس عمل سے اساتذہ کو درس ملتا ہے کہ وہ ناگوار حالات و واقعات پر بالراست تنقید سے پرہیز کریں اور سنت نبوی کی روشنی میں بالواسطہ نصیحت کریں۔(4)

مبحث دوم: معلم اور متعلم کے کردار و ذمہ داریاں

1۔ معلم کی تعلیمی و اخلاقی و ذمہ داریاں

معلم کی ذمہ داریاں اور اخلاقی حدود نہ صرف علمی ماحول کی سالمیت کے لیے ضروری ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات میں بھی ان کا بڑا مقام ہے۔ معلم کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ طالب علم کی راہنمائی کرے، اسے تحقیق کے صحیح طریقوں سے آگاہ کرے اور اس کی محنت کا صحیح انداز میں تعارف کرائے۔ اسلام میں علم کی ترویج اور اس کے حصول کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، جیسے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے" تو اب معلم کو چاہیے کہ وہ اپنے علم کو اللہ کی رضا کے لیے استعمال کرے اور کسی بھی صورت میں طلباء کی حوصلہ شکنی نہ کرے۔ اخلاقی طور پر، معلم کا فرض ہے کہ وہ انصاف کے اصولوں کو اپنائے اور کسی طالب علم کے ساتھ ناانصافی یا زیادتی نہ کرے۔

---

3 -Shiblī Nuʻmānī, Sīrat al-Nabī (Lāhawr: Maktaba Raḥmāniyya, 1336.), 2:112–113.
4 -Ibn Ḥajar al-ʻAsqalānī, Al-Bidāya wa al-Nihāya (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 2013), 4:246

ارشادباری

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ‌ۚ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا‌ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى‌ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ"([5])

" اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دیتے اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر نہ اُبھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو، وہ پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔"

یعنی یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہر معاملے میں انصاف اور اخلاقی معیار کو اہمیت دی جائے۔ سپروائزر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے طالب علم کے حقوق کا احترام کرے، اس کی محنت کا صحیح قدر کرے اور اس کے ساتھ علمی ماحول میں تعاون کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ طالب علم کو اسلامی اقدار کی روشنی میں اخلاقی تربیت بھی دے تاکہ وہ نہ صرف علم میں بلکہ عمل میں بھی درست راستے پر گامزن رہے۔

2۔ متعلم کی تحقیقی وفلاحی ذمہ داریاں

متعلم کی ذمہ داریاں اور حقوق علمی تحقیق اور تعلیم کے میدان میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ متعلم علم کے طالب ہوں اور اپنی تحقیق میں سچائی، امانت داری، اور محنت کو اہمیت دیں۔ انہیں اپنے علم کو محض ذاتی فائدے کے لیے استعمال کرنے کے بجائے اس کا فائدہ پورے معاشرتی اور علمی حلقے تک پہنچانا چاہیے۔ متعلم کی ایک اور بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے علم کو اسلامی اصولوں اور اخلاقی معیار کے مطابق بروئے کار لائیں۔

ارشادباری

"مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ" ([6])

"جو شخص علم کا طلب کرتا ہے اور اس کے ذریعے اللہ کی رضا کی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے"

ان کے حقوق میں یہ شامل ہے کہ ان کی تحقیق کی قدر کی جائے، ان کی محنت کا اعتراف کیا جائے، اور انہیں مناسب راہنمائی اور تعاون فراہم کیا جائے۔ مزید یہ کہ اسکالرز کو علمی آزادی حاصل ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنے علم میں اضافہ کر سکیں اور مختلف موضوعات پر آزادانہ تحقیق کر سکیں۔ اسلام میں علم کا حصول فرض قرار دیا گیا ہے، اور متعلم کو اس بات کا شعور ہونا چاہیے کہ ان کی تحقیق اور علم معاشرت کی فلاح اور بہتری کے لیے ہے۔

متعلم کا علم حاصل کرنا اور اس کی فلاحی اہمیت

متعلم کا علم حاصل کرنا نہ صرف ان کی ذاتی ترقی کے لیے ضروری ہے، بلکہ اس کا معاشرتی اور فلاحی اہمیت بھی ہے۔ اسلام میں علم کا حصول ایک بہت بڑی عبادت سمجھا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ "قُل رَّبِّ زِدۡنِي عِلۡمًا"([7]) یعنی "اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ کر"۔ اس آیت میں علم کے بڑھانے کی دعا کی گئی ہے، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ علم کا حصول ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ نبی

---

5 -Al-Mā'ida, 5:8.

6 -Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Bayrūt: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, n.d.), Kitāb al-Dhikr wa al-Du'ā', Ḥadīth 2699.

7 -Ṭāhā, 20:114.

اکرم ﷺ نے بھی فرمایا کہ "علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے" (ابن ماجہ)، جس سے علم کی اہمیت اور اس کے حصول کی فرضیت کا پتا چلتا ہے۔ متعلم کا علم حاصل کرنا نہ صرف ان کی ذاتی بہتری کے لیے ہے بلکہ یہ علم معاشرت میں بہتری اور فلاح کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جب متعلم اپنی تحقیق اور علم کو معاشرتی مسائل کی حل کے لیے استعمال کرتے ہیں تو اس سے نہ صرف ان کی ذاتی زندگی میں بہتری آتی ہے بلکہ پورے معاشرتی نظام میں بھی بہتری آتی ہے۔ اس طرح، علم کا حصول اور اس کا معاشرتی فلاحی استعمال ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے، اور اس میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بہت بڑی حکمت چھپی ہوئی ہے۔

متعلم کی ذمہ داریوں کا اسلامی نقطہ نظر

متعلم کی ذمہ داریاں اسلامی نقطہ نظر سے بہت اہمیت رکھتی ہیں، کیونکہ علم کا حصول اور اس کا فروغ اسلام میں ایک عظیم فریضہ ہے۔ متعلم کو اپنے علم کا استعمال اللہ کی رضا کے لیے کرنا چاہیے اور اس کی ترویج میں سچائی اور دیانتداری کو اپنانا چاہیے۔ قرآن میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ "اللہ ان لوگوں کو بلند درجات عطا کرتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا" جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ علم کا حصول انسان کے مقام کو بلند کرتا ہے۔ متعلم کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ علم کا صحیح استعمال کریں اور اسے کسی بھی مفاد یا ذاتی فائدے کے لیے نہ استعمال کریں۔ نبی اکرم ﷺ فرمایا کہ "جو شخص علم سیکھنے کے لیے راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے"([8]) یعنی متعلم کا فرض ہے کہ وہ علم کو نہ صرف اپنی ذات کے لیے بلکہ دوسروں کی فلاح کے لیے استعمال کریں۔ مزید یہ کہ، متعلم کو اپنی تحقیق میں سچائی، انصاف اور اخلاقی اصولوں کو مد نظر رکھنا چاہیے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا کہ "اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ قیام کرو"۔ اس طرح، متعلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علم کو اسلامی اصولوں کے مطابق استعمال کریں اور اس کا فائدہ پوری امت کو پہنچائیں۔

3۔ باہمی تعلق میں تعاون اور احترام کے اسلامی اصول

باہمی تعلق میں تعاون اور احترام اسلام میں بہت اہمیت رکھتے ہیں، کیونکہ یہ معاشرتی ہم آہنگی اور امن کے قیام میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو" جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں تعاون اور یکجہتی کے ساتھ رہنا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی فرمایا کہ "تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے" (بخاری)، جو کہ آپس میں احترام اور تعاون کا عملی نمونہ ہے۔ اس طرح، تعاون اور احترام دونوں ہی اسلامی معاشرت کی بنیاد ہیں اور ان کا اصول یہ ہے کہ ہر فرد اپنے ساتھیوں کے حقوق کا احترام کرے اور ان کے ساتھ انصاف کے ساتھ پیش آئے تاکہ معاشرہ بہتر اور خوشحال ہو سکے۔

مبحث سوم: اسلامی تعلیمی اداروں میں معلم اور متعلم کا تعلق

علمی تحقیقی تعلق میں شریعت کی ہدایات اہم راہنمائی فراہم کرتی ہیں تاکہ تحقیق کا عمل سچائی، انصاف اور دیانتداری پر مبنی ہو۔ اسلام میں علم کا حصول اور اس کا صحیح استعمال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ "اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو نیک عمل اور تقویٰ میں"([9]) جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ علمی تحقیق میں تعاون اور نیک نیتی ضروری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص علم سیکھنے کے لیے راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے" جس سے علم کے حصول کی فضیلت اور اس کی اہمیت واضح ہوتی

---

8 -Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Dhikr wa al-Du‘ā’, Ḥadīth 2699.
9 -Al-Mā’ida, 5:2.

ہے۔ شریعت کی ہدایات کے مطابق، محققین کو اپنے تحقیقاتی عمل میں سچائی، ایمانداری اور اللہ کی رضا کو مد نظر رکھنا چاہیے، تاکہ ان کی محنت کا نتیجہ معاشرت کی بھلائی اور فلاح کی طرف راہنمائی کرے۔

تحقیق میں معلم کا کردار

تحقیق میں معلم کا کردار نہایت اہم اور مرکزی ہوتا ہے، کیونکہ وہ طالب علم کی راہنمائی، اصلاح اور ترقی میں معاون ہوتا ہے۔ اسلام میں علم کی ترویج اور اس کے حصول پر زور دیا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں فرمایا کہ "اللہ ان لوگوں کو بلند درجات عطا کرتا ہے جو ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا" جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ علم کے راہنما کا کردار بہت اہمیت رکھتا ہے۔ معلم کو تحقیق کے عمل کی نگرانی کرتے ہوئے سچائی، دیانتداری اور انصاف کے اصولوں کو اپنانا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص علم سیکھنے کے لیے راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے" جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ معلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ طالب علم کی تحقیق کے عمل میں مدد دے، اس کے سوالات کا جواب دے اور اس کی محنت کو صحیح سمت میں راہنمائی فراہم کرے۔ معلم کو چاہیے کہ وہ اخلاقی طور پر طالب علم کی عزت کرے اور اس کے حقوق کا احترام کرے تاکہ تحقیق کے عمل میں ایک مثبت اور معیاری ماحول پیدا ہو سکے۔

متعلم کی تحقیق اور شریعت کے اصولوں کا اطلاق

متعلم کی تحقیق میں شریعت کے اصولوں کا اطلاق بہت ضروری ہے تاکہ تحقیق کا عمل اخلاقی معیار پر پورا اترے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔ اسلام میں علم کا حصول اور اس کا درست استعمال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ قیام کرو اور اللہ کے لیے گواہی دو، چاہے وہ تمہارے اپنے حق میں ہو یا کسی اور کے" جو تحقیق میں سچائی اور انصاف کے اہم اصول کو اجاگر کرتا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ

"طَلَبُ العِلمِ فَرِیضَةٌ عَلیٰ کُلِّ مُسلِمٍ"[10] "علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تحقیق میں سچائی، دیانت داری اور اسلامی اصولوں کی پیروی ضروری ہے۔ اسکالرز کو اپنی تحقیق میں اللہ کی رضا اور فلاحی مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی اخلاقیات کی پاسداری کرنی چاہیے تاکہ ان کی تحقیق کا نتیجہ معاشرتی بھلائی کے لیے ہو۔ اس طرح، تحقیق میں شریعت کے اصولوں کا اطلاق نہ صرف علمی اعتبار سے ضروری ہے بلکہ یہ معاشرتی انصاف اور فلاح کی جانب بھی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

1۔ اسلامی تعلیمی اداروں میں باہمی تعلقات کی اہمیت

اسلامی تعلیمی اداروں میں معلم اور متعلم کا تعلق ایک اہم علمی اور اخلاقی بنیاد پر استوار ہوتا ہے، جہاں دونوں کے درمیان احترام، تعاون اور راہنمائی کی فضا ہونی چاہیے۔ معلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ متعلم کی تحقیق کی نگرانی کرے، انہیں صحیح راستہ دکھائے اور ان کی محنت کا صحیح انداز میں جائزہ لے۔ "طَلَبُ العِلمِ فَرِیضَةٌ عَلیٰ کُلِّ مُسلِمٍ" "علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے" جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ علم کا حصول ایک فریضہ ہے، اور معلم کا کردار اس میں راہنمائی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اس تعلق میں متعلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے معلم کی راہنمائی کو تسلیم کریں، دیانتداری سے تحقیق کریں اور اسلامی اصولوں کے مطابق اپنے علم کو آگے بڑھائیں۔ اس تعلق کی بنیاد احترام، تعاون اور ایک دوسرے کے حقوق کا احترام ہے تاکہ تحقیق کا عمل مثبت اور مفید طریقے سے آگے بڑھ سکے، اور علمی ماحول اسلامی اخلاقیات کے مطابق تشکیل پائے۔

[10] - Ibn Māja, Abū ‘Abd Allāh Muḥammad ibn Yazīd, Sunan Ibn Māja (Bayrūt: Dār al-Fikr, 1481.), Kitāb al-Sunna, Bāb fī Faḍl al-‘Ulamā’ wa al-Ḥathth ‘alā Ṭalab al-‘Ilm, Ḥadīth 224.

2۔ شریعت کی روشنی میں اداروں کی اخلاقی ذمہ داریاں

شریعت کی روشنی میں اداروں کی اخلاقی ذمہ داریاں بہت اہم ہیں کیونکہ اسلام میں ہر عمل کی بنیاد انصاف، صداقت اور اخلاقی اقدار پر رکھی گئی ہے۔ اداروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے کام میں دیانت داری اور امانت داری کو اپنائیں اور اپنے ملازمین یا طلباء کے حقوق کا احترام کریں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کے ساتھ قیام کرو" جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اداروں کو اپنے فیصلوں اور عمل میں انصاف کرنا چاہیے۔

ارشاد نبوی ﷺ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو روز قیامت تہامہ پہاڑوں کے برابر چمکتی نیکیاں لے کر آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں ذروں میں اڑا دے گا۔ ثوبان رضی اللہ نے عرض کیا کہ " اے اللہ کے رسول! ہمیں ان لوگوں کی صفات بتائیں، کہیں ہم لاعلمی میں ان جیسے نہ ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے ہی بھائی اور تمہاری قوم سے ہوں گے، جیسے تم رات کو عبادت کرتے ہو وہ بھی کریں گے لیکن وہ جب تنہائی میں ہوں گے تو اللہ کے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کریں گے۔"([11]) جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اداروں کے ذمہ داران پر اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے زیر نگرانی افراد کی فلاح اور بہتری کے لیے کام کریں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، اداروں کو اپنے عمل میں امانت داری، شفافیت اور فلاحی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرنا چاہیے تاکہ وہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں معاشرتی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کر سکیں۔

3۔ اسلامی تحقیق میں معلم اور متعلم کا اخلاقی معیار

اسلامی تحقیق میں معلم اور متعلم دونوں کا اخلاقی معیار بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اسلام میں علم کی ترویج اور اس کا استعمال ایک مقدس عمل سمجھا جاتا ہے۔ معلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی راہنمائی میں سچائی، امانت داری اور انصاف کو اپنائے، جیسے قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ قیام کرو اور اللہ کے لیے گواہی دو، چاہے وہ تمہارے اپنے حق میں ہو یا کسی اور کے" نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق "علم کا طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہونے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ متعلم کو علم کے حصول میں صداقت، محنت اور شرافت کی پیروی کرنی چاہیے۔ معلم کو چاہیے کہ وہ متعلم کی تحقیق کی درست راہنمائی کرے، ان کی غلطیوں کی اصلاح کرے اور ان کے کام کو ایمانداری سے جانچ کر ان کے حقوق کا احترام کرے۔ اسی طرح، متعلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحقیق میں انصاف اور سچائی کی پیروی کریں، غلط معلومات سے بچیں اور اپنی محنت میں دیانتداری کا مظاہرہ کریں۔ اسلامی تحقیق میں یہ اخلاقی معیار تحقیق کے معیار کو بلند کرنے کے ساتھ ساتھ علم کی سچائی اور معاشرتی بہتری کی ضمانت دیتے ہیں۔

اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا ہونا

اسلام میں اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا ہونا نہایت ضروری ہے، کیونکہ یہ انسان کی شخصیت کی بلندی اور معاشرتی ہم آہنگی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اور تمہیں بہترین اخلاق عطا کرنے کے لیے، میں تم میں سے ایک رسول بھیج رہا ہوں" جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اخلاقی اصولوں کی پیروی ہر مسلمان کی زندگی کا حصہ ہونی چاہیے۔([12])

---

[11] -Ibn Māja, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd, Sunan Ibn Māja, Kitāb al-Zuhd, Bāb al-Tawba, Ḥadīth 4245.

[12] - Ibn al-Qayyim al-Jawziyya, Zād al-Maʿād fī Hudā Khayr al-ʿIbād (Bayrūt: Muʾassasat al-Risāla, 1989.), 1:147–150.

ارشاد نبوی ﷺ: "بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ" "میں صرف اس لیے بھیجا گیا ہوں تاکہ میں بہترین اخلاق کو مکمل کروں"

اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اخلاقی اصولوں کا اتباع اسلام کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے۔ مسلمانوں کو اپنے روزمرہ کے معاملات میں صداقت، انصاف، امانت داری اور احترام کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ یہی اصول انسان کی روحانی اور دنیاوی فلاح کا سبب بنتے ہیں۔ اسلامی معاشرت میں اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا ہونے سے نہ صرف فرد کی شخصیت بہتر ہوتی ہے بلکہ پورا معاشرہ ایک مضبوط اور ہم آہنگ نظام کی جانب گامزن ہوتا ہے۔

تحقیق میں شفافیت اور انصاف کی اہمیت

تحقیق میں شفافیت اور انصاف کی اہمیت اسلام میں بڑی واضح ہے، کیونکہ یہ دونوں اصول علم کے فروغ اور سچائی کے حصول کے لیے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ قیام کرو، اور اللہ کے لیے گواہی دو، چاہے وہ تمہارے اپنے حق میں ہو یا کسی اور کے" جو تحقیق میں سچائی اور انصاف کے اہم اصول کو اجاگر کرتا ہے۔

ارشادی نبوی ﷺ: "أفضل الجهاد من قال كلمة حق عند سلطان جائر" "حق بات کہنا اللہ کے نزدیک سب سے افضل عمل ہے" ([13])

جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ تحقیق میں شفافیت اور انصاف کی پیروی کرنا ضروری ہے تاکہ علم میں کوئی نقص نہ آئے اور نتائج درست ہوں۔ شفافیت تحقیق کے عمل میں اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ تمام معلومات درست اور غیر جانبدار ہوں، اور انصاف تحقیق کے دوران ہر فریق کے حقوق کا احترام کرنے کو یقینی بناتا ہے۔ اس طرح، تحقیق میں شفافیت اور انصاف کی اہمیت صرف سائنسی معیار کو بلند کرنے کے لیے نہیں بلکہ معاشرتی اعتماد اور علم کے استعمال میں درستگی کے لیے بھی ضروری ہے۔

مبحث چہارم: عصر حاضر میں خواتین کی سپروائزری، سیرتِ طیبہ میں

اسلامی تعلیمات میں علم کا حصول ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ "طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ" ([14]) اسی تعلیم کی بنیاد پر خواتین بھی تعلیم و تحقیق کے میدان میں نمایاں کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ عصرِ حاضر میں جب خواتین اعلیٰ تعلیم و تحقیق میں بھرپور حصہ لے رہی ہیں تو یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں میں سپروائزری (Supervision) کا عمل ان کے لیے لازمی ہے۔ سیرتِ طیبہ اس حوالے سے راہنمائی فراہم کرتی ہے کہ یہ تعلق کس طرح پاکیزگی، شفافیت اور اخلاقی اصولوں کے ساتھ قائم کیا جا سکتا ہے۔

1۔ سیرتِ طیبہ میں خواتین کی تعلیم و سپروائزری

خواتین کے لیے علیحدہ تعلیمی نشست

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے کہ خواتین نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا "مرد آپ ﷺ کی خدمت میں سبقت لے جاتے ہیں، ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیے۔" چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک دن مقرر فرمایا اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ ([15]) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خواتین کی تعلیم کے لیے خصوصی اہتمام سنتِ نبوی ﷺ ہے۔

---

[13] -Al-Māwardī, Abū al-Ḥasan ʿAlī ibn Muḥammad, Kitāb al-Aḥkām al-Sulṭāniyya wa al-Wilāyāt al-Dīniyya (Bayrūt: al-Maktab al-Islāmī, 1866.), 2:1094.

[14] -Ibn Māja, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd, Sunan Ibn Māja, Ḥadīth 224.

[15] -Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ (Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1892.), Kitāb al-ʿIlm, Ḥadīth 101; Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-ʿIlm, Ḥadīth 2633.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی علمی تربیت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو صحابہ کرام اور تابعین دینی و علمی مسائل میں مرجع مانتے تھے۔ امام زہریؒ فرماتے ہیں۔ "اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم تمام عورتوں پر جمع کیا جائے تو وہ سب پر غالب ہو گا۔"[16] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تاریخ اسلام کی وہ پاکیزہ، عالمہ و فاضلہ ہستی ہیں جنہیں براہِ راست بارگاہِ مصطفوی ﷺ سے اکتسابِ فیض نصیب ہوا۔ آپ دین کے دو تہائی علوم کی حقیقی وارثہ تھیں، علمِ انساب میں کمال کی مہارت رکھنے والی ذہین و فطین عالمہ، حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی عائلی زندگی کی معتبر راویہ، اُمت کے دینی معاملات، معاشرتی تعلقات اور گھریلو احوال کے بارے میں راہنمائی کرنے والی عظیم مفتیۂ اسلام اور سیرتِ مصطفی ﷺ کو بیان کرنے والی ثقہ محدثہ تھیں۔ کتبِ حدیث اور تاریخِ اسلام کی مستند کتابیں آپ کی سیرت، مقام و مرتبہ، علم و عمل اور دین کے معاملات میں آپ کی آراء، فتاویٰ اور فیصلوں سے بھری ہوئی ہیں۔ آپ وہ عظیم ہستی ہیں جن کی عفت و عصمت کو سورۃ النور میں بیان کیا گیا۔ جلیل القدر صحابیہ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ "اُم المؤمنین" کے عظیم لقب سے سرفراز ہیں، اور بنتِ صدیقِ اکبرؓ کی سیرتِ مبارکہ کے مختلف گوشے آج بھی قارئین کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔[17]

معلم (سپروائزری) کے اصول: سیرتِ طیبہ کی روشنی میں

پردہ وحیا

باری تعالیٰ: "وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ"[18] اس آیت سے اصول ملتا ہے کہ مرد و خواتین کا باہمی تعلق حیا اور پردے کے دائرے میں ہونا چاہیے۔ سپروائزری میں خصوصاً اگر سپروائزر مرد ہو اور طالبہ خاتون ہو تو تعلقات مکمل طور پر پیشہ ورانہ (professional) اور شرعی حدود کے مطابق ہونے چاہئیں تاکہ تعلیم کا مقصد پورا ہو اور غیر ضروری فتنہ یا غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ پردہ وحیا کے اصول درجہ ذیل ہیں۔

1۔ سیرت النبی ﷺ سے سبق ملتا ہے کہ مرد و خواتین کا تعلق شرعی پردے اور حیا کے دائرے میں ہونا چاہیے۔

2۔ یونیورسٹی سپروائزری میں اگر سپروائزر مرد ہے اور طالبہ خاتون، تو ملاقاتیں دفتر میں کھلی جگہ پر ہونی چاہئیں، دروازہ کھلا ہو یا شفاف (Glass) والا کمرہ ہو تاکہ غلط فہمی یا بے پردگی کا خطرہ نہ رہے۔

3۔ آن لائن سپروائزری کے دوران بھی گفتگو علمی و تحقیقی موضوعات تک محدود ہو اور غیر ضروری باتوں سے اجتناب کیا جائے۔

اخلاقی و دینی تربیت

نبی اکرم ﷺ نے تعلیم کے ساتھ ہمیشہ اخلاق کی اصلاح اور کردار سازی پر زور دیا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ سپروائزری کا مقصد صرف تحقیقی یا علمی راہنمائی نہیں بلکہ طلبہ و طالبات کے اندر ایمانداری، دیانت اور شرافت کو پروان چڑھانا بھی ہے۔ ایک بہترین سپروائزر اپنے شاگردوں کی علمی اصلاح کے ساتھ ساتھ اس کی دینی و اخلاقی راہنمائی بھی کرتا ہے۔

---

16 -Ibn ‘Abd al-Barr, Yūsuf ibn ‘Abd Allāh, Al-Isti‘āb fī Ma‘rifat al-Aṣḥāb (Bayrūt: Dār al-Jīl, 1440.), 4:1884.

17 - Author Unknown, Sīrat Sayyid al-Anbiyā’, Part One, Chapter 4: The Prophet’s Mission (2015.: Faizan Umm al-Mu’minīn, n.d.), 94; Faizan Umm al-Mu’minīn, 66.

18 -Al-Aḥzāb, 33:53.

علیحدہ یا محفوظ ماحول میں تعلیم

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواتین کے لیے الگ دن یا وقت مقرر فرمایا تاکہ وہ آزادی سے دین کے مسائل سیکھ سکیں(19)اس سے اصول اخذ ہوتا ہے کہ سپروائزری کے دوران ایسا ماحول فراہم کیا جائے جو محفوظ، شفاف اور پاکیزہ ہو۔ اگر علیحدگی ناگزیر ہو تو جگہ شفاف اور کھلی ہو تاکہ اعتماد اور عزت قائم رہے، اور کسی قسم کی بے احتیاطی یا غلط تاثر پیدا نہ ہو۔ اس وضاحت سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیرتِ طیبہ کے اندر سپروائزری کے لیے تین بنیادی راہنماء اصول فراہم کرتی ہے۔

1۔ شرعی حدود (پردہ و حیا) 2۔ اخلاقی تربیت 3۔ محفوظ اور شفاف ماحول

2۔ عصرِ حاضر میں خواتین کی سپروائزری کے تقاضے

ضرورت: اعلیٰ تعلیم میں خواتین کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اور ریسرچ اور تھیسس کے لیے سپروائزری کے بغیر عمل ممکن نہیں۔

مسائل: بعض اداروں میں طالبات اور سپروائزر کے تعلقات میں عدم شفافیت اور غیر اخلاقی رویے اور حدود سے تجاوز کے خدشات۔

اسلامی اصولوں کے مطابق حل

1۔ **ادارہ جاتی پالیسی**، سپروائزری کے اصول یونیورسٹی کے ضابطہ اخلاق میں واضح ہوں۔

2۔ **پردہ و احترام**، سپروائزری کے دوران شرعی پردے اور باہمی احترام کا لحاظ رکھا جائے۔

3۔ **مشترکہ ماحول**، ملاقاتیں کھلے اور محفوظ مقامات پر ہوں، تنہائی سے پرہیز کیا جائے۔

4۔ **ادارہ جاتی نگرانی**، سپروائزری کے عمل پر اخلاقی و انتظامی نگرانی ہو۔

جدید کیس اسٹڈیز (Universities) میں تطبیق

اسلامی یونیورسٹیاں

اسلامی جامعات میں خواتین کی تعلیم و تحقیق کے لیے الگ ڈپارٹمنٹس اور مخصوص سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تاکہ تعلیمی عمل شریعت کے اصولوں کے مطابق جاری رہے۔ مثال کے طور پر International Islamic University, Islamabad اور Madinah Islamic University میں خواتین کے لیے علیحدہ ڈپارٹمنٹس قائم ہیں جہاں تدریس اور معلم کا عمل الگ اور محفوظ ماحول میں ہوتا ہے۔(20) معلمہ اور طالبات کی ملاقاتیں عمومی طور پر اوپن آفس یا مشترکہ ہالز میں منعقد کی جاتی ہیں تاکہ تنہائی سے اجتناب ہو اور شفافیت برقرار رہے۔ یہ ماڈل اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ عصرِ حاضر کی اسلامی جامعات خواتین کی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کے لیے وہی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جو سیرتِ طیبہ میں پردہ، حیا اور عزتِ نفس کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔(21)

---

19 -Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-‘Ilm, Ḥadīth 101; Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-‘Ilm, Ḥadīth 2634.
20 - IIUI Prospectus 2023 (Islāmābād: International Islamic University, 2023.
21 - Madinah Islamic University Official Website, accessed August 24, 2025, https://mu.edu.sa.
2. International Islamic University," Wikipedia, accessed August 24, 2025, https://en.wikipedia.org/wiki/International_Islamic_University.

مغربی یونیورسٹیاں

خواتین و مرد طلبہ ایک ساتھ سپر وائزری سیشنز میں شامل ہوتے ہیں۔ تاہم، اسلامی ممالک میں اس ماڈل کو اپنانے سے قبل شرعی اصول (پردہ و حیا) کو لازمی بنایا جانا چاہیے۔ سیرتِ طیبہ خواتین کی تعلیم و سپر وائزری کے حوالے سے ایک واضح اور پاکیزہ نظام فراہم کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے لیے خصوصی تعلیمی نشستیں مقرر کیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے راہنمائی کا عملی نمونہ پیش کیا۔ دورِ حاضر میں خواتین کی سپر وائزری اگر انہی اصولوں پر قائم کی جائے تو یہ نہ صرف علمی ترقی کا ذریعہ بنے گی بلکہ معاشرے میں حیا، پاکیزگی اور اعتماد کی فضا بھی قائم کرے گی۔

خلاصۃ البحث

اس تحقیق کا مقصد معلم اور متعلم کے درمیان باہمی تعلق کا شریعتِ اسلامیہ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا تھا۔ اسلام میں علم کا حصول ایک عظیم فریضہ سمجھا جاتا ہے، اور اس میں صحیح راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے جو سپر وائزر فراہم کرتے ہیں۔ اس تحقیق میں یہ واضح کیا گیا کہ معلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ متعلم کی راہنمائی کرے، ان کی تحقیق کی نگرانی کرے اور اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ان کی محنت کی قدر کرے۔ اسی طرح، متعلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے علم کو صدقِ دل سے حاصل کریں، شریعت کے اصولوں کے مطابق تحقیق کریں اور اپنے معلم کی راہنمائی کو تسلیم کریں۔ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق، دونوں کے درمیان تعلق کا بنیادی اصول احترام، تعاون اور انصاف ہے۔ قرآن اور حدیث میں علم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور یہ تعلیم دی گئی ہے کہ علم کا استعمال اللہ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ معلم اور متعلم کے درمیان باہمی تعلق میں شریعت کے اصولوں کا اطلاق اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ تحقیق کا عمل سچائی، دیانت داری اور اخلاقی معیار کے مطابق ہو۔ عصرِ حاضر میں جب جامعات اور تحقیقی اداروں میں علم کے نئے میدان سامنے آ رہے ہیں اور مرد و خواتین یکساں طور پر اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، تو سپر وائزر اور اسکالرز کے باہمی تعلق میں اسلامی اصولوں کی پاسداری اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی، تحقیقی وسائل اور عالمی تعلیمی نظام نے سپر وائزری کے عمل کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے، ایسے میں اسلامی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ایک شفاف، باعزت اور پاکیزہ تعلق قائم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس تحقیق کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ شریعتِ اسلامیہ میں معلم اور متعلم کے تعلقات میں ایک دوسرے کا احترام اور علمی تعاون لازمی ہے، تاکہ علم کا فروغ اسلامی اصولوں کے مطابق ہو اور اس کا فائدہ معاشرتی ترقی اور فلاح کے لیے ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Ibn ʻAbd al-Barr, Yūsuf ibn ʻAbd Allāh. *Al-Istiʻāb fī Maʻrifat al-Aṣḥāb*. Bayrūt: Dār al-Jīl, 1440 AH.
* Ibn al-Qayyim al-Jawziyya. *Zād al-Maʻād fī Hudā Khayr al-ʻIbād*. Bayrūt: Mu'assasat al-Risāla, 1989.
* Ibn Ḥajar al-ʻAsqalānī. *Al-Bidāya wa al-Nihāya*. Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyya, 2013.
* Ibn Hishām, ʻAbd al-Malik. *Al-Sīra al-Nabawiyya*. Bayrūt: Dār al-Maʻrifa, 1994.
* Ibn Māja, Abū ʻAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan Ibn Māja*. Bayrūt: Dār al-Fikr, 1481 AH.
* Al-Māwardī, Abū al-Ḥasan ʻAlī ibn Muḥammad. *Kitāb al-Aḥkām al-Sulṭāniyya wa al-Wilāyāt al-Dīniyya*. Bayrūt: al-Maktab al-Islāmī, 1866.
* Shiblī Nuʻmānī. *Sīrat al-Nabī*. Lāhawr: Maktaba Raḥmāniyya, 1336 AH.
* Al-Tirmidhī, Abū ʻĪsā Muḥammad ibn ʻĪsā. *Jāmiʻ al-Tirmidhī*. Bayrūt: Dār al-Fikr, n.d.